السنۃ والحدیث

عزیز زبیدی - واربرٹن

خدا سے دونوں جہاں مانگو

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کُنْتَ تَدْعُوا اللّٰہَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْاَلُہٗ اِیَّاہُ؟ قَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَقُوْلُ:

اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا تُطِیْقُہٗ وَلَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا قُلْتَ:

اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ بِہٖ فَشَفَاہُ اللّٰہُ (رواہ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو ابِ ضعیف ہو چکا تھا جیسے پرندے کا (کمزور) بچہ، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ: کیا آپ نے (کبھی) اللہ سے کسی چیز کی کوئی دعا کی ہے؟ کہا جی ہاں! میں یوں دعا کیا کرتا تھا۔

الٰہی! آخرت میں مجھے جو تو عذاب کرنے والا ہے، تو اس کو دنیا میں ہی جلدی چکا دے۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اوہو! تو نے کیا دعا مانگی ہے؟ تم میں عذابِ الٰہی کے سہار کی طاقت کہاں ہے، نہ تم میں اس کی استطاعت ہے۔ یوں دعا کیوں نہ کی۔

الٰہی! دنیا میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور عذابِ دوزخ سے ہمیں محفوظ رکھ۔

چنانچہ اس نے اس کے ساتھ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا بخشی۔

خشیتِ الٰہی کی بنا پر صحابی موصوف نے رب سے دعا کی اور یہ سمجھ کر کہ آخرت کا عذاب

سخت ہوگا۔ اگر کسی طرح یہاں کی تکلیف سے وہاں کے عذاب سے نجات مل جائے تو سودا سستا ہے اس لیے رب سے ایسی دعا کر بیٹھے، جس کا بروقت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پتہ چل گیا اور جو راز تھا وہ بھی کھل گیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا یہ علاج بتایا کہ خدا سے دونوں جہان مانگو۔ یہ بھی اور وہ بھی۔ جیسے دنیا پر قناعت اچھی نہیں اسی طرح آخرت پر اکتفا بھی مناسب نہیں کیونکہ بندہ دونوں جگہ خدا کے رحم اور کرم کا محتاج ہے، اسے یہاں بھی عافیت چاہیے اور وہاں بھی۔ چنانچہ جب صحابی نے خدا سے اس کے لیے درخواست کی تو قبول ہوگئی! دکھ جاتا رہا، اللہ نے اپنی رحمت سے شفا دے دی۔

اسلام یہ ہے کہ: دنیا رب کی رضا کے تحت گزاری جائے! اس سے دنیا کی عافیتیں بھی سلامت رہتی ہیں اور آخرت کی کائنات بھی سلامتی کا گہوارہ بن جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

آپ اپنے کو ذلیل نہ کیا کرو! عرض کی! حضور! وہ کیسے؟ فرمایا: اپنے آپ کو ایسے ابتلاء اور امتحان کے لیے خدا کے حضور پیش کرنا جس کے مقابلے اور سہار کی طاقت ہی نہ ہو! حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ؟ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ (ترمذی)

آپ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا کہ: الٰہی! میں تجھ سے توفیقِ صبر مانگتا ہوں، حضور نے سن کر فرمایا کہ تو نے اللہ سے ابتلاء کی درخواست کی ہے۔ اللہ سے عافیت مانگیے۔

سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ (ترمذی)

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ: دنیا بری نہیں، اس کا غلط استعمال برا ہے۔ اس لیے اگر اقتدار مل جائے تو سنتِ یوسفی، اسوۂ سلیمانی اور سنتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، اس سے کترانا کوئی نیکی نہیں، جاگیر مل جائے، خزانہ ہاتھ لگے تو سانپ نہیں "خیر" ہے۔ بشرطیکہ اپنے غلط طرزِ عمل سے اسے خود انسان آگ کا انگارا نہ بنا لے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی

حضور! سب دعاؤں سے افضل دعا کون سی ہے؟ فرمایا: دنیا اور آخرت میں اپنے رب سے "عفو اور عافیت" کی دعا کیا کیجیے!

يا رسول الله أيُّ الدُّعاءِ أفضلُ؟ قال سل ربَّك العافيةَ والمعافاةَ في الدُّنيا والآخرة (ترمذی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبوب دعاؤں میں سے ایک یہ دعا تھی جسے آپ کم چھوڑا کرتے تھے۔

اللّٰهُمَّ إنِّي أسْأَلُكَ العافيةَ في الدُّنيا والآخرةِ اللّٰهُمَّ إنِّي أسْأَلُكَ العفوَ والعافيةَ في ديني ودنيايَ وأهلي ومالي الخ (ابوداؤد۔ عن ابن عمر)

الٰہی! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی عافیت (سلامتی) چاہتا ہوں، الٰہی! مجھے عفو اور عافیت عطا کر، میرے دین میں (کہ ایمان اور عمل صالح سلامت رہیں) اور میری دنیا میں (کہ بیداغ اور مع اللہ رہے) اور میرے اہل اور مال میں (کہ مادی اور روحانی خرابیوں سے محفوظ رہیں)

حضورؐ فرماتے ہیں کہ اللہ کو بھی سب سے یہی پسند ہے کہ اس سے "عافیت" (سلامتی) کی درخواست کی جائے!!

ما يُسْأَلَ اللهُ شيئًا يعني أحبَّ إليه من أن يُسْأَلَ العافيةَ (ترمذی)

ہاں صرف دنیا مانگنا اچھی فال نہیں ہے۔ عن ابن عبّاسٍ رضي الله تعالى عنهما قال كان قومٌ من الأعرابِ يجيئون إلى الموقفِ فيقولون:

اللّٰهُمَّ اجعلْهُ عامَ غيثٍ وعامَ خِصْبٍ وعامَ وِلادٍ حسنٍ لا يذكرون من الآخرةِ شيئًا فأنزلَ اللهُ تعالى فمن النّاسِ من يقولُ ربّنا آتنا في الدّنيا وما لهُ في الآخرةِ من خلاقٍ۔ ابن کثیر

دیہاتی لوگ عرفات میں آکر یوں دعا کرتے:

اے ہمارے رب! یہ بارش کا سال بنا دے، زمین کو سرسبز و شاداب کر دے۔ یہ سال اچھی ولادت کا سال کر دے (الغرض ا) آخرت کا نام نہ لیتے۔ اس پر آیت نازل ہوئی کہ جو صرف دنیا چاہتے ہیں ان کو آخرت میں کچھ نہیں ملے گا۔

ان تمام روایات سے یہ بات روشن ہو گئی ہے کہ: تنہا دنیا کی درخواست بھی بری اور اکیلی آخرت کا مطالبہ بھی برا — بلکہ حکم ہوتا ہے کہ خدا سے دونوں جہاں کی سلامتی مانگو۔